محمد سلمان قریشی

منقبت در مدحِ خلیفۂ بلافصلِ رسول

سیدنا ابوبکرِ صدیق رضی اللہ عنہ

صدیق نبوت کا کچھ ایسا ہے دیوانہ
جاں شمع پہ دیتا ہے جیسے کوئی پروانہ
آنکھوں میں بچے کیسے اَب تاج یہ شاہانہ
ہے سامنے جب اُن کے خود جلوۂ جانانہ
خمخانۂ آقا سے کچھ ایسا تعلق ہے
جی بھر کے پیا لیکن چھلکا نہیں پیمانہ
آقا کی محبت میں صدیق سے ہم سیکھیں
ہر تیرِ ستم کھا کر اشکوں کو بھی پی جانا
کچھ فکر نہیں اپنی اس جان کی اے ہمدم
صدیق کو آقا کا ہجرت میں یہ فرمانا
یہ دل کی تمنا ہے صدیق کی اے آقا
کر جاؤں میں پیش اپنی اِس جان کا نذرانہ
آقا کے گھرانے کی رونق ہیں یہ عائشہ
صد رشکِ ملائک ہے آقا کا یہ کاشانہ
چُن چُن کے مٹایا پھر اعدائے نبوت کو
صدیق نے دکھلائی جب ہمتِ مردانہ
ہے باغِ فدک چھینا صدیق نے زہرا سے
اے ابنِ سبا! تیرا جھوٹا ہے یہ افسانہ
وہ جس کو عداوت ہے صدیق سے اے لوگو!
ہر گز وہ نہیں مومن دنیا کو ہے بتلانا
اظہارِ صداقت تو ہے شیوۂ صدیقی
اظہارِ حقیقت میں سلمانؔ نہ گھبرانا